رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جبتک قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے

الحکم

جلد ۱۴ سنہ ۱۹۱۰ء

(قادیان دارالامان)

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی۔

عوام سے . . . . صر
خواص سے . . . . عـہ
ہندوستان سے باہر . . . . . ؎
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے صرف ۱۲ر

چہ گویم باتو از انی جہاد در قادیاں بینی

دو اہینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا۔

سلطنت کی اطاعت و وفاداری

داہل ہند میں برٹش سلطنت کے ساتھ اطاعت و وفاداری کا جذبہ قایم و مستحکم کرنیکی تدبیر

اس میں شک نہیں کہ فی زمانہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کے ساتھ محبت و اطاعت اور وفاداری کا جذبہ نہ صرف پیدا ہی کرنے۔ بلکہ اسے مستحکم بنانے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اور اگرچہ اس کام کے انجام دینے کے لئے بھی خواہان ملک جن میں ہندوستانی اور یوروپین حکّام دونوں ہی شامل ہیں۔ طرح طرح کی تدبیر اختیار کرنے اور ان کو عملی صورت میں لانے کے لئے رائے دے رہے ہیں۔ ان تدابیر کا اظہار بھی ہو چکا ہے۔ اور ان میں سے بعض بعض واقعی کارگر ہیں۔ لیکن اُن سے زیادہ تر صرف بالغ اصحاب ہی مستفید ہو سکتے ہیں۔ اور آج کے بچّے جو کل کو بالغ اور سلطنت کے شہری ہوں گے۔ ان کے لئے مجوّزہ تدابیر کچھ زیادہ کارگر نہیں ہو سکتی ہیں۔ حالانکہ میری رائے میں سب سے بڑی ضرورت بچّوں ہی میں سلطنت کی محبت اطاعت اور وفاداری کا سچا جذبہ پیدا کیا جائے ساتھ ہی ان کے دلوں میں رعایا کی مختلف اقوام کے ساتھ۔ بلا امتیاز ذات پات۔ مذہب اور رنگت کے باہمی محبّت اور ہمدردی کی خواہش پیدا کر کے اُسے مضبوط و مستحکم کر دیا جائے۔ اور میں بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ جبتک بچوں میں یہ بات پیدا نہیں کی جائے گی۔ تب تک سلطنت اور رعایا کے درمیان اور رعایا کے مختلف فرقوں کے درمیان ملی یگانگت جو سلطنت اور رعایا دونوں ہی کے لئے مفید ہے پیدا ہونا محال ہو گا +

میرے نزدیک جو تدابیر مذکورہ بالا مدعا کے حاصل کرنے کے لئے نہایت مناسب ہے۔ اُسے آج میں پبلک اور حکّام کی توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ برطانیہ عظمیٰ میں اسکولوں میں بچوں کو ایک "خلاصہ" پڑھایا جاتا ہے۔ جس کا نام "سلطنت کے متعلق سوال و جواب" ہے۔ اس میں منجملہ اور اور سوالوں کے یہ بھی سوالات سکھائے جاتے ہیں:-

سوال:- برٹش رعایا کے اپنے بادشاہ کے ساتھ کیا فرائض ہیں؟-

جواب:- بادشاہ کی عزت و اطاعت کرنا۔

سوال:- برٹش رعایا کے لئے اپنے بادشاہ کی عزت و اطاعت کرنا کیوں بمنزلہ فرض کے ہے؟

جواب:- اس لئے بمنزلہ فرض کے ہے۔ کہ بادشاہ کو اختیارات حاصل ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے تفویض اور عطا کئے گئے ہیں۔ یہ کہ بادشاہ سلطنت کے دبدبہ اور جلال کا قائم مقام ہے اور یہ کہ بہ حیثیت کانسٹی ٹیوشنل بادشاہ (وہ بادشاہ جو آئین مملکت کا پابند ہو) کے اس نے یہ حلف اُٹھایا ہے۔ کہ وہ قانون کی حمایت اور اپنی رعایا پر عدل و انصاف کی حکومت کریگا +

سوال:- سلطنت برطانیہ کے شہری کے فرائض کیا ہیں؟

جواب:- اس کے فرائض یہ ہیں کہ اپنے بادشاہ کی جملہ رعایا کا وفادار دوست رہے۔ اور اس قسم کی زندگی بسر کرے کہ اُس کے کسی فعل یا قول سے کبھی اس سلطنت کی جس کا وہ شہری ہو توہین نہ ہو سکے۔ وہ ہر طریقہ سے جو اُس کے قبضۂ اختیار میں ہو اپنے آپ کو اپنے بادشاہ کی ساری رعایا کی بہبودی کو ترقی دینے کے قابل بنائے چاہے وہ کسی ذات یا کسی مذہب اور کسی رنگت سے ہو۔

سوال:- بہ حیثیت برٹش سلطنت کے شہری کے آپ پر برٹش سلطنت کے فرائض کیوں عاید کئے گئے ہیں؟

جواب:- اس لئے کہ خدا نے مجھے اس سلطنت میں رکھا ہے۔ اس لئے کہ میں اپنے حقوق اپنی ذاتی آزادی اور نیز عام آزادی سے مستفید ہوں۔ جیسی کہ روئے زمین پر کسی دوسرے ملک کے لوگوں کو حاصل نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مجھ اس سلطنت کا وفادار اور شکر گذار ہونا چاہیئے۔ جو مجھے میرے حقوق۔ میری ذاتی آزادی اور عام آزادی سے فیضیاب ہونے میں میری حفاظت کرتی ہے"

ان سوالوں اور جوابوں میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو کہ کسی قوم۔ کسی مذہب۔ کسی ملک۔ اور کسی رنگ و روپ کے شخص کے مذہب۔ اخلاق۔ رسوم و رواج وغیرہ وغیرہ کے خلاف ہو۔ اسی لئے سلطنت سے متعلق سوالوں اور ان کے جوابوں کے خلاصہ کو جو خود برطانیہ کے اسکولوں میں آجکل پڑھایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے اسکولوں میں بھی رواج دے دینا ہی بیحد مفید ہو گا۔ اور اس کے رواج دینے میں نہ تو ہمارے حکام کو کسی قسم کا اعتراض ہو گا۔ اور نہ پبلک کو کسی قسم کا تعرض اور مخالفت۔ نہ حکام کو کوئی زیادہ کوشش کرنی پڑے گی۔ جو ہم ہندوستانیوں میں باہمی ہمدردی و محبت کے جذبات اور خیالات اور سلطنت کے ساتھ وفاداری اور تابعداری کے خیالات و جذبات مستحکم بنانے کی غرض سے کسی نئی تدبیر اور تجویز کے اختیار کرنے میں لازم آتی ہے۔ اور اسی طرح سے نہ پبلک کو کوئی بہت بڑی فکر کا۔ جو کسی ایسی بات کے رواج کے دینے کے لئے کرنی پڑتی ہے۔ سامنا ہو گا۔ اور یہ بالکل یقینی اور درست ہے۔ کہ جو بات بچوں کے ذہن نشین ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہی کر دی جائے گی۔ اس کا نقشہ تاحیات ہرگز ہرگز نہیں مٹ سکتا +

۲۹x۲۲

اَل انڈیا شیعہ گزٹ لکھنؤ سے یہ نیا اخبار پندرہ روزہ کی تقطیع پر جاری ہوا شیعہ کمیونٹی میں اس قسم کے اخبار کا اجرا شیعہ اور سنیوں میں اتحاد کا موجب ہو گا یا کم از کم باہمی منافرت کو دور کرنے میں مفید ہو گا۔ ہر قسم کے مناظرہ کے مضامین چھاپنے سے قطعی پرہیز کیا جاتا ہے ایسی کوششیں مفید اور بابرکت ہیں +

امرت دھارا کے کرشمے گذشتہ ہفتہ سے درج ہوتے ہیں

مراسلات

جناب پنڈت صاحب دام اقبالہ تسلیم

گذارش ہے کہ بندہ نے امرت دھارا کو مندرجہ ذیل مرضوں پر بارہا تجربہ کیا ہے جس کا فوری حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ دست۔ درد شکم۔ بدہضمی نظر بد۔ درد شکم۔ درد سر کہنہ بخار موسمی ڈنگ بچھو۔ ناسور۔ درد دانت سوزاک۔ درد کان۔ درد گردہ۔ درد سر۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب قولنج۔ درد جوڑ۔ درد پسلی۔ خشک کھانسی وغیرہ وغیرہ
کمترین چار مرضوں پر اس کا استعمال حیرت انگیز کام کر چکا ہے جن کی کیفیت مفصلہ ذیل ہے۔

سنکھیا کا زہر اتار دیا

ایک مریض جو سم الفار کھا چکا تھا اور دست و قے جاری ہو چکے تھے اور قریب ہلاکت کے ہو چکا تھا اسکو تین ہی خوراک سے قے و دست موقوف ہو گئے اور مریض کو ہوش درست ہو گئے جسکو حکیموں نے لاعلاج کہا تھا اور آخری حالت دیکھ کر دوائی موقوف کر بیٹھے تھے

سرسام اور آخری وقت

ایک مریضہ جسکو شدت سے بخار میں سرسام ہو گیا ۲ روز ہو چکے تھے اور آخری وقت قے جاری ہو کر حلق میں آکر رک گیا تھا۔ تمام جسم سرد اور نبض ساقط ہو چکی تھی۔ اسی حالت میں ۱۲ قطرے خالص امرت دھارا کے دیئے گئے ۱۵ منٹ میں ہی مریضہ حرکت کرنے لگی اور نبض بھی اصلی حالت پر آ گئی اور اسی طرح ۵ قطرے فی خوراک مریضہ کو تین روز تک دیئے گئے سرسام کافور ہو گیا بخار کو بھی تخفیف ہو گئی۔

ڈاکٹر بھی علاج نہ کر سکے

ایک مریض جسکے شکم میں کسی قسم کی غذا تحلیل نہیں ہوتی تھی جس نے کئی قسم کے ڈاکٹری یونانی و ویدک علاج کر لئے تھے اور ہر غذا کھانی اور ہضم نے چھوڑی تھی۔ ۲۱ روز امرت دھارا استعمال کرنے سے صحت کلی ہو گئی۔

مرنے سے بچا لیا

ایک مریضہ کو جس کے اس طرف کی ایک قسم کا تشنج ہو چکا تھا جو کامل ۱۰ منٹ تک رہا ایک ہی جانب دم رک گیا جسکو دیکھنے سے مرجانا معلوم ہوتا تھا اور اسمیں شدت سے تشنج تھا اور مریضہ بالکل بے چین رہتی تھی آخر امرت دھارا کا استعمال کیا گیا اور وہ غشی ختم ہونے پر کل تکلیفات رفع ہو گئیں اور اسکے ساتھ ہی آپ کی دوا ایک قوی تسکین ہو گئی اس کے علاوہ کئی کرشمے امرت دھارا کے وقتاً فوقتاً دیکھنے میں آتے ہیں جناب عالی اب تک امرت دھارا کی ۲ درجن شیشیاں آپ کے ہاں سے طلب کر چکا ہوں وہ اب ختم ہو چکی ہیں۔

الراقم

محمد عبد الحفیظ حکیم دھاڑیوال ضلع گورداسپور

ایک پڑھنے کے قابل خط

تسلیم:۔ کے بعد عرض ہے کہ کمترین بہت سی شیشیاں امرت دھارا جناب سے منگوا کر مفت تقسیم کر چکا ہے جس کے فوائد از حد ہیں۔ جو بیان سے باہر ہیں فوری مفت ادویات دیکر ثابت ہو چکا ہے اب میں اسے ہر مرض پر استعمال کرتا ہوں حکیم نہیں ہوں صرف بطور خیر استعمال کرتا ہوں جہاں جہاں اس نے اپنے جادو بھرے فائدہ دکھائے ہیں کچھ عرض کرتا ہوں چیچک کے بیماروں کو کئی مرتبہ دی گئی اسی فیصدی فائدہ ہوا۔ بخار موسمی و ہر قسم کے بخاروں کو دور کرنے کو اکسیر اعظم ہے۔

ایک گائے نے بچہ دیا اور آنول نہ گری!

گڑ میں دس بوند دیں اور ایک گھنٹہ بعد کل آنول گر پڑی ایک بچہ ایک ماہ کو جبکہ وہ ایک ماہ کا ہوا تو بخار روزانہ ہو گیا اور وہ بچہ سوکھ کر کانٹا سا ہو گیا۔ انیسون کی دوائی سے سبز گلو کو کوٹ کر اس کا پانی نکالا اور روزانہ اسمیں ایک بوند ڈال کر دینا شروع کیا بس دو ہفتہ میں ہی بخار دور ہو گیا۔ بچہ تندرست ہے۔

ایک بچہ کی والدہ کا خون خراب تھا اسی وجہ سے وہ بچہ بھی بیمار تھا نیم کے پتوں کو رگڑ کر پانی ملا کر ۲ بوند امرت دھارا ملا کر پلا دیا اور ایک ہفتہ میں خون صاف ہو گیا۔

ایک دو ڈھائی سالہ بچہ قریب المرگ تھا بے حس و حرکت تھا دو بوند الائچی خورد و طباشیر کے سفوف میں دو مرتبہ دینے سے شفایاب ہو گیا۔ زخم۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ دانت درد۔ داڑھ درد۔ داد کو مفید ثابت ہوئی۔ اور ہزار پا و زنبور کے کاٹے پر لگانے سے آرام ہو گیا۔ درد اندرونی اور بیرونی پر مفید پایا۔ کھانسی خشک و تر جاتی رہی اور بعض چشم پر بھی موثر پایا۔ جانوروں کے کرم پڑ جانے پر بھی مفید ثابت ہوا۔ مفید زخم پر مرہم کا کام دیتا ہے۔ آجکل ہیگ ان دیہات میں زور و شور سے ہے اسی کا استعمال کرا رہا ہوں بہت سے مریض شفا پا کر جناب کو دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں اس وقت صرف نصف شیشی باقی رہ گئی ہے کیا کروں امیر کبیر نہیں ورنہ تیس چالیس شیشیاں ابھی منگوا کر تقسیم کر دوں حسب مقدور تو منگاتا ہوں اس میں کیا اثر بھر دیا ہے کہ ہر مرض پر فائدہ دیتی ہے۔ خدا اس میں زیادہ فوائد دیوے۔

الراقم

کاشی رام دت صاحب مدرس مسہری

خط و کتابت و تار کا پتہ **امرت دھارا لاہور**

جسکو ڈاکٹر تین دن میں آرام نہ کر سکے اس نے دس منٹ میں آرام کیا

میں ۱۹۰۹ء سے اخبار پیشہ لیکا کا خریدار ہوں اس کے مندرجہ مضامین اور نسخہ جات سے اس وقت تک جو فائدہ اٹھایا ہے وہ میں ہی خوب جانتا ہوں اور دیگر لوگ میرے عزیز و احباب بھی واقف ہیں۔

خصوصاً

ڈھائی تولہ امرت دھارا نے مجھے جو فائدہ دکھائے ہیں انکی قدر مجھے ایسی ہے کہ ایک ماں کو بھی اس بچے کی جدائی بیقرار کرتا دوست کی تعریف یہ ہوتی ہے کہ ناگہانی آفت کے وقت بلا عذر حاضر رہے وہ اس میں ہے یوں تو دنیا میں ایک سے ایک اعلٰے ادویہ موجود ہیں مگر ان کی تاثیر جس مرض کے واسطے وہ مخصوص ہیں ہوتی ہے اور کچھ دو چار دن میں ہوتی ہے لیکن اسکی سب سے زیادہ قابل تعریف بات یہ ہے کہ نیز ہر مرض کے ہی فوراً فائدہ پہنچاتی ہے۔ اور بہت سی امراض میں بلا تاخیر اسکی تاثیر ہوتی ہے۔ چوٹ لگ جانا ناگہانی آفت ہے اسکی دو چار بوند ملنے سے چوٹ کا نشان تو رہ جاتا ہے مگر درد ایسا کافور ہو جاتا ہے گویا چوٹ تھی ہی نہیں میری بھتیجی کے گھٹنے میں ایک روز گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی اس کے ملنے ہی فوراً آرام ہو گیا اس کا نام ہے ناگہانی آفت میں مدد دینا اور اسی طرح سے بہت سے لوگوں کو نزلہ و بخار زکام و سر درد کا دور کرنا تو کوئی بات نہیں ہے بعض وقت میرے پاس اس مرض کے لوگوں کا ایسا ہجوم ہوتا ہے کہ میں گھبرا جاتا ہوں ایک یا دو ہفتہ سے جن لوگوں کی پیچش اور دست بند نہ ہوتے اسکی دو ہی خوراک سے بند ہو گئے۔ کھانسی اور پیٹ کا درد سر و کان درد کان بخار بچھو کا ڈنگ مچھر چوٹ درد جڑ دانی ہر قسم بواسیر طحال وغیرہ جن امراض پر اسکو آزمایا گیا مفید پایا۔ ایک شخص کو نکسیر جاری تھی تین روز سے ڈاکٹری علاج تھا مگر بند نہ ہوتی تھی اس کی ایک ایک بوند نتھنوں میں ڈالنے سے دس منٹ میں ہی بند ہو گئی۔

ایک حاملہ عورت کے سر پر چوٹی کے مقام میں سخت درد تھا کئی یوم سے خورد و نوش ترک تھا اور ڈاکٹری و یونانی علاج ہوتا تھا اس کے ایک مرتبہ کے لگانے سے نیند آگئی اور درد جاتا رہا۔

بعض امراض یکایک رات کو ہوتے ہیں کہ طبیب اور دوا مل سکتی ہے ایسے وقت میں یہی فائدہ دیتی ہے اول تو دو شیشیاں منگوائی تھیں سال گزشتہ ۱۹۰۶ء میں بیس شیشیاں منگوا چکا ہوں اور اب پھر خواہش ہے۔

الراقم

سید ابو القاسم خریدار اخبار ۶۶۶ از بھرت پور

اگر طب کا شوق ہے اگر اپنا علاج درست کرنا چاہتے ہو تو دس ٹکا کر اخبار منگاؤ۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۰۳ تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو سکے اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے سنئے! روح حیات کیا چیز ہے روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہو کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر ٹی این صاحب بہادر میڈیکل سروس شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں حرکت دیکر ہڈیوں کے گودے دماغ سر کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی سی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر ایک انسان کو ایسا صحیح اور تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ملائے تو بھی ہتھکڑ بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے لیکچراروں اور معزز عہدہ داروں سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ مدت استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۰۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری گواہ ہے جو یہ نتیجہ نکالتی کہ روح حیات انسان کی دوبارہ زندگی کیلئے لاثانی دوا ہے بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کا حکم رکھتا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت فزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو دن میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے چہرہ میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے و دیگر امراضات جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ جریان۔ سرعت رقت ضعف معدہ۔ ضعف دماغ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ اور زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جواں مرد جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب ہمت بنانا اسی دوا کا کام ہے اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی عہ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب لاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے ہمارا روغن دافع سستی ہے پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معمولی طاقت کو از سر نو بحال کرتا ہے بالکل گئے گذرے مریضوں نامردوں کو پورا مرد بنا تا ہے قیمت فی شیشی للعہ

یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر۔ کیمیاگر۔ پروپرائیٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کریں ✣

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے۔ برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

(دواخانہ سے ملسکتی ہے) (پوری فہرست)

یہ دوا چھبیس (۲۶) برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایکمرتبہ ضرور منگوا کر آزمائش کیجئے۔ اس دوا میں چند فائدہ لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو مار دیتی ہے اسلئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکی خرابیوں کو مٹاتی ہے اور تلی کو گلاتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ (۱۴/) محصولڈاک ۶/ دو شیشی تک ۸/

قیمت چھوٹی شیشی آٹھ آنہ (۸/) محصولڈاک (۵/) دو شیشی تک ۶/

داد کا مجرب مرہم

ایکمرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ چار آنہ (۴/) محصولڈاک ایک سے ۶ تک ۵/ بارہ ڈبیہ تک ۸/

المشتہر۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۹۵۔ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری منظور کی تیزی طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا ہے ہم پہلے دو مفت دوا دیتے ہیں ذرا ازماؤ پھر منگواؤ بہلا اسمیں بھی دھوکا ہے قوائے تناسل کے متعلق انسانوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے اسی غرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہی ہمارا کام ہے نہ تھا کہ لکھ دیں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس عہ **طلا طلسمی** پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اشخاص خودکشی کی نوبت پہونچتی ہے ہمارا اس طلا طلسمی کے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اکسیر پائیں قیمت ۶ ماشہ عہ کارخانہ سلیمانی

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپ کر شائع ہوا ✣

مختصر نوٹ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اعجازی اثر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ مسلمانوں میں بہت سی اصلاحیں ہوئی ہیں۔ منجملہ اُن کے بعض کا بیان ذکر کرنا مجھے مقصود ہے شیعہ۔ سُنی۔ اور مقلد۔ غیر مقلد کے جھگڑے جو اس سے پہلے مسلمانوں میں بدقسمتی سے پائے جاتے تھے۔ احمدی ہونے کے بعد ان لوگوں میں قطعاً مٹ گئے۔ بہت سے شیعہ احمدی ہوئے۔ اکثر مقلد۔ اور غیر مقلد اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اب ان میں کسی قسم کا تنازع ہی نہیں۔ اس سے بڑھکر اور کرامت کیا ہوگی؟۔

پھر بہت سی بدعات مسلمانوں میں پیدا ہو گئی تھیں مثلاً محرم۔ یا شب برات۔ وغیرہ کی بدعات۔ احمدیوں میں کوئی ان کو جانتا بھی نہیں۔ اس طرح پر بہت سی بیہودہ رسومات شادی اور غمی کی جو فضول خرچی کیوجہ سے۔ اور اخلاقی اور دینی طور پر قابل اعتراض تھیں۔ وہ سب کی سب مٹ گئیں۔ اور ایک احمدی کی شادی اور غمی کی تقریبیں بعینہ اسی ڈھنگ سے ہونے لگی ہیں۔ جس طرح پر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا کرتی تھیں اس قسم کی پاک تبدیلی اور پاک اصلاح کا پیدا ہو جانا۔ کسی معمولی قوت اور طاقت کا کام نہیں۔ بلکہ یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور تائید کا نشان ہے۔ کاش ہمارے مخالف اسی نکتہ پر غور کریں۔

جزاک اللہ احسن الجزا اختلاف رائے ایک الگ چیز ہے۔ اور یہ مبارک ہے۔ اور اسی لئے اختلاف رائے رحمت ہے۔ کیونکہ اختلاف رائے کے باعث اجتہادی قوتوں کا نشوونما ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبات میں غور و فکر کرنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اختلاف رائے کو مخالفت اور عداوت کا ذریعہ کبھی نہیں ہونا چاہیئے ہمیں اپنے اندرونی مخالفین سے یہ شکایت رہی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی اغراض مشترکہ میں علٰحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور مخالفین اسلام کو ہنسی کا موقعہ دیتے ہیں۔ میں اس امر کو خوشی سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اس معاملہ میں فراخدلی کا اظہار کیا ہے۔ اور آریوں کے دریدہ دہن اخبار مسافر کو جواب دیتے ہوئے لکھدیا ہے۔ کہ اگر تم قادیانی پارٹی ہی کا مقابلہ منظور کروگے۔ تو سب سے پہلے منظوری پر دستخط کرنے والا میں ہونگا۔" کچھ شک نہیں یہ سپرٹ نہایت عمدہ اور قابل تعریف ہے۔ اگر مسلمانوں کے اندر اس قسم کے خیالات پیدا ہو جائیں۔ تو ان کی مجموعی قوت بڑھ جاوے اور وہ بھی وہی کام کرنے لگیں۔ جو اشاعت اسلام کے لئے پہلے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے یہ روح ہم میں پیدا ہو جائے اور ہم باہمی اختلافات کو عداوتوں کا ذریعہ نہ بنالیں آمین +

مولوی محمد حسین اور اُنکے لڑکے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے لڑکوں کے قادیان سے چلے جانے کے متعلق اہلحدیث میں ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب ہی کی تحریک سے لکھا گیا ہے۔ خدا کرے یہ خیال غلط ہو۔ میں نے پسند نہیں کیا تھا۔ کہ اس معاملہ کو پبلک کروں۔ لیکن جب کہ مولوی محمد حسین صاحب نے پبلک کرنا چاہا ہے۔ تو اس پر وضاحت سے لکھنا پڑے گا۔ شیخ عبدالعزیز صاحب نے اس مضمون میں بہت سی غلط بیانیاں کی ہیں۔ جنکی تردید ضروری ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ اصل واقعات سے پبلک کو خصوصاً احبابِ اہلحدیث کو آگاہ کیا جاوے۔ میں اس نوٹ کے ذریعہ مولوی محمد حسین صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے قلم سے اہلحدیث میں شایع شدہ نوٹ کی تردید یا تائید کریں۔ اگر انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ تو سمجھا جاویگا۔ کہ یہ نوٹ انہیں کا لکھا ہوا ہے پھر مولوی محمد حسین صاحب کے اصل خطوط کے ذریعہ ان واقعات کو پبلک کے سامنے رکھدیا جائیگا جو لڑکوں کے قادیان سے جانیکا موجب ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب کے لئے بہتر تھا۔ کہ وہ اس پر کچھ نہ لکھتے۔ امید ہے۔ اہلحدیث اس نوٹ کو ضرور چھاپ دیگا۔

گورداسپور میں جلسہ جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں لکھا گیا ہے ۔۔ اگست ۱۹۱۱ء کو گورداسپور میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی صدارت میں قیصر انجہانی کی یادگار کے لئے فراہمی فنڈ کے لئے ایک شاندار جلسہ احاطہ کچہری میں ہوا۔ صدر جلسہ نے نہایت صفائی کے ساتھ اُردو میں جلسہ کے انعقاد کے اغراض اور ایڈورڈ میموریل فنڈ کی ضرورت اور یادگار کی نوعیت پر تقریر کی اور تحریک کی کہ اسکے لئے روپیہ جمع کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی ہونی چاہیئے۔ جو گورداسپور میں قایم ہوئی ہے صاحب موصوف کی تقریر کے بعد رائے بہادر گھبر مل صاحب پلیڈر نے مختصر تقریر کے ساتھ پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔ اس ریزولیوشن کی تائید میں مسلمانان ضلع گورداسپور کے لیڈر اور گورداسپور بار کے ایک درخشندہ ممبر شیخ علی احمد صاحب پلیڈر نے تقریر کی اور اس ریزولیوشن کی تائید کی۔ شیخ صاحب نے اپنی تقریر کو ایڈورڈ میموریل کی ضرورت اور اس کی نوعیت پر کہ وہ میڈیکل کالج اور ہسپتال کی توسیع کی صورت میں ہو کھولکر بیان کیا تھا۔ کہ عوام بخوبی سمجھ لیں۔

اور پھر یہ بھی بتایا کہ جیسا کہ انہوں نے لاہور میں ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے بالمواجہ بیان کیا تھا۔ کہ ملک اس مبارک یادگار کے لئے ہر طرح چندہ دینے کو طیار ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ مجھے اس مجوزہ چندہ کے وصول ہونیکا ایسا یقین ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں۔ اگر یہ چندہ پورا نہ ہو۔ تو میں اسے اپنی ذاتی جائداد سے پورا کرونگا۔

فی الواقع یہ بڑی اولوالعزمی اور حوصلہ کا کام ہے میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب کا انفلوئنس مسلمانوں میں ایسا ہے کہ وہ انکے اس اعتبار کو قائم رکھنے کے لئے ضرور اس قدر رقم جمع کر دیتے۔ جسکا وہ وعدہ کرتے۔

پھر شیخ صاحب نے نہایت شرح صدر سے اپنے چندہ کا اعلان کیا کہ وہ ڈیڑھ ہزار اس غرض کے لئے دیں گے۔ ابھی تک ضلع گورداسپور میں اس سے زیادہ چندہ اس غرض میں کسی نے نہیں دیا۔ پھر ریزولیوشن پیش ہوئے۔ اور پاس ہوئے جن کی تحریک اور تائید چند اور صاحبان نے کیں۔ بابو گنوڈا سنگھ صاحب نے بھی ایک تقریر ایک ریزولیوشن کی تائید میں کرتے ہوئے کی مجھے افسوس ہے کہ ان کی تقریر میں جو نہایت

صاف مسلسل اور معنی خیز تھی۔ بعض فقرے دل آزار اور نامناسب وقت تھے۔ جو بعض مسلمان سلاطین اور سکھ حکومت خلاف تھے۔

گورنمنٹ برطانیہ کے برکات حکومت کے اظہار کے لئے بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ممکن ہے تقریر کی رَو میں انہو ویسے فقرات نکل گئے ہوں۔ بہرحال بابو گنڈا سنگھ صاحب کی تقریر اپنی نوعیت میں بہت عمدہ اور موثر تھی۔ اگرچہ اس جلسہ کا منشاء روپیہ لینا نہ تھا۔ بلکہ صرف تحریک کرنا تھا۔ تو بھی چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا۔ اور نو ہزار کے قریب کا اعلان صاحب صدر جلسہ نے کیا۔ چونکہ یہ تجویز ہوا ہے۔ کہ مجوزہ عمارت یادگار میں ایک بازو ضلع گورداسپور کی طرف سے بنایا جاوے۔ اس کے لئے پچاس ہزار روپیہ مطلوب ہوگا اسلئے ضلع گورداسپور کی طرف سے یادگاری فنڈ میں پچاس ہزار بھیجنے کی تجویز ہوگی۔ میں اس کی کامیابی دل سے چاہتا ہوں۔

آریوں میں نئی تحریک

آریہ سماج میں شدھی کے ساتھ ساتھ ایک نئی تحریک غیر آریوں کے ساتھ کھانے پینے کی شروع ہوئی ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے کے سوال پر بحث کا بازار گرم ہے۔ لالہ منشی رام صاحب اس کے حق میں ہیں اور مشہور پنڈت تلسی رام صاحب جو آریہ سماج کے ایک لیڈر ہیں۔ وہ اس کے خلاف ہیں۔ سوامی درشنانند صاحب بھی خلاف ہیں۔ غرض یہ تحریک بڑے زور شور کے ساتھ شروع ہوئی ہے۔ سوشل پہلو سے اس کے نتائج قابل غور ہونگے مسلمانوں کو ابھی سے سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ تحریک ان کے مذاہب پر کیا اثر کرے گی۔

کیا بھنگی ہمارے قریب تر ہیں؟

آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ کے پریسیڈنٹ پنڈت تلسی رام سوامی جی نے لالہ گوکل چند جی کو خط و کتابت کے دوران میں لکھا ہے "بھنگی ان پچ ماتر ہی ہیں" لیکن آریہ دہرم کے مخالف نہیں ہیں۔ اور مسلمان و عیسائی کی نسبت وہ زیادہ قریبی ہیں۔ چھوت چھات کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ ان میں میرے مضامین کا کوئی جواب نہیں۔ اس سے ان کا نوٹس لینا فضول ہے۔ لیکن پنڈت تلسی رام صاحب کی یہ دلیل بالکل نئی معلوم دیتی ہے۔ اپنے شکوک رفع کرنے کے لئے ایک سوال کر لیتا ہوں۔ یجروید کے ۲۶-۱۰ دھیائے کے دوسرے منتر کی موجودگی میں کیا ایک آریہ سماجی کے لئے کوئی شخص نزدیک یا کوئی بہت دور ہو سکتا ہے؟ کیا پنڈت جی کو معلوم ہے کہ بھنگی لوگ لال بیگ کو اپنا دیوتا مانتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت مردار کھاتے ہیں۔ پنڈت جی نے اپنی عمر میں بہت سے عیسائیوں سے ہاتھ ملایا ہوگا۔ یا سینکڑوں مسلمانوں سے مصافحہ کیا ہوگا۔ اور ان اصحاب کے ساتھ ایک بسترے پر تو سینکڑوں بار بیٹھے ہوں گے۔ کیا کبھی بھنگی سے بھی ہاتھ ملایا؟ اور کیا کبھی ان کے ساتھ ایک بچھونے پر بیٹھے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر پنڈت جی زیادہ غور کریں گے تو اُن کو ماننا پڑے گا۔ کہ مشہور عالم سنسکرت کے فاضل سید علی بلگرامی جسٹس عبد الرحیم۔ ڈاکٹر طینیل۔ پادری اینڈریوز اور برہم چاری بروکس کے بجائے نوراہ بھنگی ہم آریہ سماجیوں سے زیادہ قریب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کوئی بھنگی ہمارے قریب ہوگا۔ تب وہ بھنگی کہلانے کے قابل ہی نہ ہوگا۔ پرماتما ہم سب کو طاقت دے کر ویدک عالمگیری مذہب کو ہم اس کے اعلےٰ معیار سے گرا کہیں تنگ راستہ نہ بنا بیٹھیں (روزانہ پیسہ)

اشاعتِ اسلام

سبجکٹ پر پیسہ اخبار میں کافی طبع آزمائی ہو چکی پیسہ اخبار کے نامہ نگاروں کے لئے اب یہ کام نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ ایک ہی مضمون ایک ہی خیالات کا بے لطف اعادہ کرتے رہیں۔ بلکہ اب ان کا کام یہ ہے کہ کوئی خدمت اپنے ذمہ لیں اور اس کو انجام دینے میں لیاقت ہمت اور روپیہ صرف کریں۔ لگے برس میں نے اس سبجکٹ پر مضامین کا ایک سلسلہ لکھا اور اس کے علاوہ بہت سی خط و کتابت اور بحث کی۔ مگر میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ طریقہ درست نہ تھا۔ ضرورت یہ ہے کہ جب قوم میں تحریک پیدا ہو جاوے۔ یا قوم میں کوئی بااثر تحریک پیدا کرنی مقصود ہو تو خاموشی سے عملی نمونہ بننے کی کوشش کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اشاعت اسلام کی ضرورت پر اب کوئی نئی بات کہنے کو باقی نہیں ہے۔ کام کرنا چاہیئے کیونکہ خیالات سب ختم ہوئے کام کوئی بھی شروع نہیں ہوا۔ انجمن خادم المسلمین کی ہستی کو ندوہ کی ہستی میں فنا کر دینے سے میرا اور میری جماعت کا مقصد یہی تھا۔ کہ خاموشی سے کوئی خدمت انجام دیجاوے۔ جس کے انجام دینے میں خدا کی توفیق کے ہم خواستگار ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ قوم کے لئے ہم اپنی ہستی کو کسی نہ کسی حد تک اس قابل ثابت کر سکیں گے۔ کہ اس پر لفظ فضول کا اطلاق چشم حقیقت بین کو گوارا نہ ہو۔

میرے خیال میں اشاعت اسلام کے لئے سب سے بڑی ضرورت روپیہ کی نہیں۔ کام کرنیوالوں کی ہے جن میں خلوص ہو۔ عقد ہمت ہو ایثار علی النفس ہو۔ مگر یہ اوصاف مدت ہوئی ہم سے چھن چکے ہیں۔ اور تجربہ نے مجھے اس اعتقاد پر راسخ کر دیا ہے کہ ہمارے ہاں قحط الرجال ہے۔ خلوت و جلوت میں تحریر و تقریر میں ہمارے بہت سے بھائی اپنے خلوص اور اپنے درد اسلام کو علوم حقّہ کے اصول متعارفہ کا درجہ دینے کے آرزو مند رہتے ہیں۔ مگر اکثر طبل تہی باطن میں صمیم ثابت ہوتے ہیں۔ اور سنتے بہت ہیں۔ دیکھتے کچھ بھی نہیں گویا فردوس گوش نصیب۔ مگر جنت نگاہ سے محروم۔

دنیا میں کوئی بیماری نہیں ہے کہ لاعلاج ہو۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ روحانی اور اخلاقی امراض بھی ضرور اس قحط الرجال کو دیکھکر یاس کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ مگر امید جلد سنبھال لیتی ہے۔ اور یاس کی کلفت دل سے ٹل جاتی ہے۔ میرا اعتقاد یہ ہے کہ خدا کی یاد پورا کرنے کے لئے ہر حالت میں کچھ نہ کچھ کئے جانا بس یہی کلید نجات ہے۔

مگر یہ اعتقاد غلط ہے۔ نہیں خدا کی رحمت پر بھروسہ رکھنا غلطی نہیں ہے۔ گو لوگ دنیا کو یہ سکھانا چاہا کہ لوگ اپنی ہستی پر اعتماد کریں۔ مگر اے خدا!

میں تجھ پر بھروسہ رکھونگا۔ اور اپنی خودی کو مٹا کر تیری ہستی میں فنا ہونگا۔ نہ اس لئے کہ فنا و بقا کے راز مجھ پر کھلیں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ تیرا اجلال ظاہر ہو۔ اور گنہگار خلق مجھ کو دیکھے۔ کوئی ہے کہ میری اس دعا پر آمین کہے اور میں اس کی ایسی دعا پر کہوں مرحبا۔ اور پھر کہوں آمین آے خدا! کاش! تیری روشنی کا تاریک قلوب گزر ہو بعد وہ لوگ جو بے فرمان اور وہ بھی جو حقیقت کو جاننے والے ہیں دیکھیں کہ ہندوستان میں ایک شاندار قوم کی حیات ممات کا فیصلہ کس قدر قریب آگیا ہے۔ جو موجودہ صدی کے خاتمہ سے پہلے صرف ایک تدبیر کی کامیابی سے زندہ اور ایک تدبیر میں ناکام رہنے سے فنا ہو سکتی ہے۔ یعنی دس کروڑ غریب اور نیچ قوموں کو مسلمان بنانے میں کامیابی اور ناکامی سے۔ اس تدبیر کی ناکامی بہت بڑا فدیہ لے گی۔ یعنی کروڑ مسلمان جو دین کو پورا پورا نہیں سمجھتے۔ ان کو بھی ہم سے چھین لے گی۔ بس ایک طرف تجارت دوسری طرف عذاب ہے کاش! سمجھنے والے سمجھیں۔ (سید عبدالسلام دہلی)

مسلمانان روس

افسوس کہ حکومت روس اپنی قدیمی عادت کے موافق ناکردہ گناہ غریب مسلمان رعایا پر آرام و آسایش کا دروازہ تنگ کرنے اور اس کو ہدف مصائب بنانے میں مصروف ہے۔ اس کی تائید میں ہم بعض معتبر اخبارات کے بیان پیش کرتے ہیں۔

ایک عثمانی اخبار جو فرانسیسی زبان میں نکلتا ہے۔ رقمطراز ہے کہ ان آخری ایام میں ارتھوڈاکس لوگوں کے مشن شہر قازان میں جمع ہوئے۔ جو روسی قلمرو میں ایک مشہور اسلامی شہر ہے۔ ان مشنوں نے دو امور کے متعلق بڑا غور و فکر کیا۔

ایک تو یہ کہ اسلام کے شیوع کا مقابلہ کیونکر کیا جاوے جو حیرت انگیز سرعت سے اپنا کام کر رہا ہے۔

دوم یہ کہ مسلمانوں کو اپنے دین سے پھیر کر عیسائی مذہب کی طرف کس طرح مایل کیا جاوے۔

ان مشنوں نے اپنی رپورٹوں سے ظاہر کیا۔ کہ شرقی روس میں اسلام نہایت تیزی سے پھیل رہا ہے یہانتک کہ خود ان کا مشاہدہ ہے کہ بعض علاقے جو تقریباً خالص ارتھوڈوکس تھے۔ ان کا ایک بڑا حصہ مسلمان بن چکا ہے۔ اور ان آخری برسوں میں چار ہزار ارتھوڈاکس اسلامی عقیدے کے تابع ہو گئے ان مشنوں کی تحقیق کے موافق نومسلموں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ خصوصاً ان علاقوں میں جہاں مسلمانوں عیسائیوں کی مخلوط آبادی ہے شیوع اسلام کا سب سے اہم نقطہ روس کا شمال مشرقی علاقہ ہے۔ کیونکہ یہاں بت پرست قومیں آباد ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام کے پھیلنے میں یہاں کوئی مانع پیش نہیں آتا۔

یہ مشن بڑے زور شور سے بحث کرتے اور ایسی تجاویز نکالنے میں مصروف ہیں جن سے اسلام کی ترقی کو روکا جاسکے۔ مباحثین میں سے قلیل لوگوں کی رائے ہے کہ ارتھوڈاکس کی اندرونی اصلاح لازم ہے۔ اور گرجاؤں کی حسب تقاضائے وقت اصلاح اور مشنریوں کی تعلیم پر زور دینا چاہیئے۔ مگر کثرت رائے کا میلان اس طرف ہے کہ یہ محض جزئی وسایل ہیں۔ جو اصل مقصد پر کامیاب ہونے کے لئے کافی نہیں اول گرجاؤں کی مالی حالت تسلی بخش ہونی چاہیئے پھر ایسے قوانین مرتب ہونے چاہیئے۔ جو لوگوں کو مذہب عیسوی کی حمایت اور اسلام کی ترقی کے سدباب پر آمادہ کریں۔ اسلامی اخبارات ان مشنوں کے مذکورہ مقاصد پر بہت برا منا رہے ہیں۔ اور خوف ظاہر کرتے ہیں کہ کہیں گورنمنٹ بھی ان کو مدد دینے پر آمادہ نہ ہو جائے۔ حالانکہ وہ جانتی ہیں۔ کہ مشنوں کے مقاصد ما۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کے سرکلر کو مخالف ہیں۔

روس میں جو تعصب اور کور باطنی اسلام کے برخلاف استعمال کیجاتی ہے۔ اس کا واضح ترین نمونہ یہ ہے۔ کہ تاشقند کے حاکم نے وسطی روس میں عام مسلمانوں کو ایک سرکلر کے ذریعے سے حکم دیا ہے۔ کہ اپنی مسجدوں خانقاہوں۔ اور مدرسوں میں قیصر و قیصرہ روس کی تصویر آویزاں رکھیں۔ اور پولیس نے فوراً اس حکم کی تعمیل کرانے کے لئے جبری کارروائی شروع کردی۔ روس کے مسلمان علماء اور اساتذہ مدارس نے اس پر چیخنا چلانا شروع کیا۔ کہ ہم اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارا مذہب مساجد و دیگر مذہبی مقامات میں کسی تصویر کے آویزاں کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مگر حاکم نے ایک نہیں سنی۔ اور فوراً تعمیل حکم کی تاکید کی۔ مسلمانوں نے وزارت داخلہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہاں سے جواب ملا۔ کہ اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ دینا وزارت کا فرض نہیں۔ آخر بیچارے مسلمان وائسرائے ترکستان کی بارگاہ میں دادخواہ ہوئے۔ جس نے اس مسئلہ کو ایک کمیٹی کے پیش کیا۔ تاکہ وہ اسلامی عقائد کے موافق اپنی رائے ظاہر کرے۔ مگر کمیٹی مذکور کے ممبر کسی امر پر متفق نہیں ہوئے۔ اس لئے گورنمنٹ روس اس مسئلے کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں دے سکی۔ مسلمانوں نے درخواست کی ہے۔ ٹرکی کے باب عالی سے اس مسئلے میں استصواب کیا جائے۔ مگر ترکی کے نوجوان وطن پرست ارکان اس مسئلہ میں دخل دینا نہیں چاہتے۔ کیونکہ یہ مسئلہ روس کی داخلی حالت سے تعلق رکھتا ہے۔ (اللواء)

اگر یہ خبر ترک نوجوانوں کے متعلق صحیح ہے تو ان کی دینی حمیت کا خاتمہ ہو چکا۔ روس تو عیسوی مذہب اور عیسائی لوگوں کی حمایت کے لئے ٹرکی کی داخلی حالت کو ہمیشہ باپ کا گھر سمجھتا رہا ہے۔ اور یہ بیچارے ایک دینی مسئلے میں رائے لگانے تو قت روس کی داخلی حالت کے ذکر سے سہمے جاتے ہیں۔

(روزانہ پیسہ)

حضرت امیر المومنین کے ملفوظات

سفر ملتان کے حالات برادرم مکرم مفتی محمد صادق صاحب نے شایع کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ میں ان میں سے صرف ان ملفوظات کا اندراج ضروری سمجھتا ہوں۔ جو حضرت نے مختلف موقعوں پر فرمائے ✕ (ایڈیٹر)

شیطانی خواب سے حفاظت

شہادت کے بعد حضور مکان پر تشریف لائے۔ پہلے تو ارادہ تھا۔ کہ اسی روز واپس آجاتے۔ مگر بعض معززین ملتان کے اصرار سے ایک روز قیام کرنا منظور فرمایا۔ بہت سے بیمار حاضر ہوئے اور شام تک یہی سلسلہ جاری رہا دوسرے دن بھی پھر شام تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ درمیان میں بعض لوگ کچھ مسایل بھی دریافت کرلیتے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے بہت خوابیں آتی ہیں میں نہیں جانتا کہ ان میں کچھ شیطانی بھی ہوں۔ فرمایا کہ تم سونے سے قبل قل اعوذ برب الفلق۔ اور قل اعوذ برب الناس ہر دو سورتیں پڑھکر ہاتھ پر پھونک کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر لیا کرو۔ اور لاحول ولا قوۃ پڑھا کرو۔ اس سے تم محفوظ رہوگے۔ بُرا خواب آوے تو اعوذ پڑھو۔ اور لاحول پڑھو۔ اور بائیں طرف تھوک دو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے تم کو محفوظ رکھیگا۔

نماز کی تاکید

فرمایا نماز سنوار کر پڑھو۔ وہ شخص غافل ہے جو نماز کو چھوڑتا ہے۔ زمین و آسمان کے بادشاہ کے حضور کھڑے ہو کر بات کرنیکا موقعہ انسان کو نماز میں ملتا ہے۔ اسکی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور اس میں غفلت اور سستی ہرگز مناسب نہیں ہے۔

ہندوں کا خدا کس طرح خوش

فرمایا ایک ہندو ڈاکٹر تھا۔ اس سے ہمنے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب کیا آپ بھی مذہب ہندو کے قایل ہیں اُسنے کہا کہ میں اس مذہب کا بہت مداح ہوں کیونکہ اس مذہب میں ایک ایسی خوبی ہے جو کسی مذہب میں نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہندو رہنے کے واسطے صرف اتنی بات کافی ہے کہ کھانا کسی دوسرے کے ساتھ ملکر نہ کھائیں صرف اتنی پرہیز سے ہمارا مذہب قایم رہ سکتا ہے اور بس۔

کیا احمدی ہاتھ اوٹھا کر دُعا مانگتے ہیں؟

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضور ہم ہمیشہ دیکھتے چلے آئے ہیں۔ کہ سب مسلمان نماز کے بعد ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگا کرتے ہیں۔ مگر آپ کی جماعت نہیں کرتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے کے منکر نہیں بلکہ قایل ہیں۔ اور ہم وقتاً فوقتاً۔ اسطرح دعا مانگتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی بیعت کر چکتا ہے۔ تو اس وقت بھی ساری جماعت موجودہ ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتی ہے۔ اکثر درس قرآن مجید کے بعد بھی لوگوں کی درخواست پر اس طرح دعا کیجاتی ہے۔ لیکن نماز کے بعد اس طرح دعا مانگنا مسنون نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلی سنتیں گھر سے پڑھکر باہر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور پچھلی سنتیں پھر گھر میں جاکر پڑھتے تھے۔ فرضوں کے بعد فوراً چلے جاتے تھے یہی طریق حضرت مرزا صاحب کا بھی تھا اور اکثر اولیاء اللہ ایسا ہی کرتے تھے۔ مگر بعض بزرگوں نے دیکھا کہ لوگ سنتوں کے ادا کرنے میں غفلت کرتے ہیں۔ اور فرضوں کے بعد فوراً گھر چلے جاتے ہیں تو پھر سنتوں کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔ اسواسطے انہوں نے یہ عادت ڈالی۔ کہ نماز مسجد میں ہی پوری ادا کی جائے۔ نماز ساری دعا ہے۔ لوگوں نے نماز کو ایک اور شئے سمجھا ہے۔ اس کو جلدی جلدی پورا کر لیتے ہیں۔ اور پھر دعا میں ہاتھ اوٹھا کر لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ نماز کے اندر جو اصل قبولیت کا وقت ہوتا ہے ان کے دل خشک ہوتے ہیں اور پھر دعا میں کچھ رقت ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ اصل دعا کا وقت تو نماز کے اندر ہے۔ کھڑے ہوئے رکوع میں سجدہ میں۔ بیٹھے ہوئے نماز کے اندر دعا مانگنی چاہیئے۔ اب ایک رسم پڑ گئی ہے۔ کہ نماز پڑھ کر امام مقید ہو کر بیٹھتا ہے کہ لوگ فارغ ہوں تو دعا کرے تب اسکی بند خلاص ہو۔ پھر لوگ ہیں کہ دعا پر دعا کی تحریک کرتے چلے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے دعا کرو کہ ہندی والوں کی بند خلاص ہو۔ کوئی کہتا ہے دعا کرو بیماروں کو شفاء۔ دعا کے واسطے شرط اضطراب اور جوش ہے۔ وہ ان کو حاصل نہیں سے پھر دعا کبھی چاہیئے۔ کہ نماز کے اندر دعا کیجاوے

استقامت

فرمایا۔ بچپن سے میں جن سچائیوں پر قایم ہوں۔ آجتک میں ان کو راست پاتا ہوں۔ اور انہیں پر قایم ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

وساوس کسطرح دور ہوں

ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور مجھے نماز میں وساوس بہت آتے ہیں۔ اُن کا کیا علاج کروں۔ فرمایا نماز کے معنے سیکھ لو۔ اور معنوں کی طرف توجہ کرکے نماز پڑھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضوری حاصل ہوگی وساوس کی پرواہ نہ کرو۔ جہاں مال ہوتا ہے وہاں چور بھی آتا ہے۔ تم اپنی طرف سے کوشش کرتے رہو۔ آگے خدا تعالیٰ حفاظت کرنے والا ہے۔

چلتی کل اچھی

ایک بیمار کو جو چل پھر نہ سکتا تھا۔ فرمایا۔ یہ کل بھی چلتی۔ ہی اچھی لگتی ہے۔ انسان کیواسطے لازم ہے کہ ہر وقت خدا کا شکر کرتا رہے۔

روحانی و شیطانی جوش

فرمایا جو روحانی جوش ہوتا ہے اسکے ساتھ سرور قوت اور امداد الٰہی ہوتی ہے اور جو شیطانی جوش ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ یہی ایک امتیازی نشان ہے۔

رُوح کا علاج

ایک شخص نے عرض کی۔ کہ یا حضرت میری روح بیمار ہے۔ اسکے واسطے کوئی علاج آپ بتلائیں۔ فرمایا میں وہ علاج بتلاتا ہوں۔ جسکے بتلانیوالے اللہ تعالیٰ اور لا الہ الا محمد رسول اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دنیا میں آئے اور اپنے تجارب کی باتیں بتلا گئے وہ باتیں سب سے عمدہ اور سب سے آسان ہیں۔ جس نے فطرت بنائی اسی کا کلام ہے۔ البتہ ضروریات اور حالات ہر شخص کے واسطے الگ ہیں۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کرکے درود شریف پڑھا کریں۔ اور الحمد شریف پڑھا کریں۔ اور یہ دعا پڑھا کریں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

توجہ اور ذوق شوق کا وقت ہے چلتے اٹھتے۔ بیٹھتے جب میسر آوے اس کو پڑھو۔

کلمہ شریف

فرمایا جو نبی دنیا میں آیا۔ اس نے توحید سکھلائی۔ توحید ہی سب کا اصل ہے۔ مگر پچھلوں نے بجائے توحید کے خود توحید بتلانیوالے کو خدا کا شریک

بنا دیا۔ یہی حال رامچندر۔ اور کرشن کے ساتھ ہوا اور یہی حال حضرت عیسیٰ ع کا ہوا۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد الرسول اللہ بھی لگا دیا۔ کہ خدا ہمیشہ ایک ہی ہے۔ محمد اس کا رسول ہے۔ اس کو کبھی خدا نہ بنا بیٹھنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ یہ قوم مشرک رہ چکی ہے۔ کہیں پھر شرک کی طرف نہ جھک جاوے۔ اور یہ بھی خیال تھا۔ کہ قوم میں بڑے بڑے آدمی پیدا ہوں گے۔ انا الحق کہنے والے بھی پیدا ہوں گے۔ جب محمدؐ صرف رسول ہے تو اس کی امت میں سے کوئی کیوں کر خدا بن بیٹھیگا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشاء تھا کہ دنیا سے شرک کو مٹا دیں۔

شرک مٹانے کی کوشش ایک ڈاکٹر صاحب نے عرض کی۔ کہ حضرت باوجود ان کوششوں کے بھی پھر شرک مٹا تو نہیں۔ فرمایا ڈاکٹر کا کام ہے کہ علاج کے واسطے کوشش کرتا جائے۔ باوجود علاج کے لوگ مرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ڈاکٹر اور اطباء ہیں۔ کہ اپنی طرف سے برابر کوشش میں مصروف ہیں۔ یہی حال روحانی اطباء کا بھی ہے وہ اپنی طرف سے برابر کوشش کر رہے ہیں۔ اور بہت کچھ کامیاب ہو رہے ہیں۔

آیندہ زندگی ایک شخص نے سوال کیا کہ عالم آخر میں جو فرق اور درجات لوگوں میں ہوں گے۔ وہ کس بات میں ہوں گے۔ نفس حیات میں یا انعام الٰہی میں فرمایا حیاتی بھی انعام الٰہی سے وابستہ ہے اس جہان میں دیکھو کہ ایک شخص آتشک اور جذام میں گرفتار ہے دوسرا صحیح سلامت ہے۔ ہر دو برابر نہیں ہو سکتے۔ ہر دو کی حیات بھی یکساں نہیں۔ حیاتی بھی اعضاء کے ساتھ وابستہ ہے جس کی آنکھ نہیں۔ اس کا یہ حصہ حیات سے خالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کے متعلق فرمایا ہے کہ لنحیینھم حیوٰۃ طیبۃ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہ مرتے ہیں۔ نہ جیتے۔ سب یکساں نہیں ہیں۔ اور یہ کہنا کہ وہ کونسا جسم ہوگا۔ ایک بیوقوفی ہے۔ خدا تعالیٰ کے معاملات میں گستاخی کرنا اچھا نہیں کیا میرا جو جسم ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ وہی یہ جسم نہیں بالکل نہیں۔ یہ جسم تو ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔

من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ انسان کے اسلام کی عمدگی میں یہ بات ہے کہ بیفائدہ بات کو چھوڑ دے۔ بعض احادیث میں ہے کہ انسان کا ہاتھ ۶۰ ہاتھ لمبا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی۔ بہر حال یہ ہاتھ تو اتنا لمبا نہیں ہے جس بات کا علم نہیں اس کے متعلق گفتگو نامناسب ہے۔

قناعت ایک شخص نے عرض کی کہ حضور بہت گرمی ہے۔ فرمایا۔ گرما میں جملہ تحائف ملتان بیان کیا جاتا ہے ہم بھی باہر سے آئے ہیں۔ ضرور ہے کہ گرمی برداشت کریں فرمایا جہاں ندیاں زیادہ ہوں۔ وہاں برسات کم ہوتی ہے اگر یہاں برسات زیادہ ہوتی۔ تو یہ کچے مکان آباد نہ رہ سکتے۔

خدا اپنے بندوں کی پرورش کرتا ہے فرمایا۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب جب حضرت مظہر جانجاناں کے خلیفہ ہوئے تو کسی کو لنگر میں خیال نہ آیا۔ کہ ان کے واسطے کھانا کھا بھیجے۔ اور وہ کھانا مانگنے نہ جا سکتے تھے۔ سات وقت یا سات روز گذر گئے۔ کہ بھوکے رہے اور بہت ضعف ہو گیا وقت عشا کا تھا۔ چلنے کے لئے تاب و تواں نہ تھا۔ کسی پے ظاہر نہ کیا۔ کہ میری کیا حالت ہے۔ جب سب سو گئے۔ تو کوئی شخص آیا اور ایک کلاں باقرخانی لایا اور آواز دی کوئی ہے تو یہ لے لے۔ اور تو سب سوتے ہی تھے شاہ صاحب نے اوٹھ کر لیلی۔ نصف روٹی کھائی۔ تو سیر ہو گئے۔ خیال آیا کہ باقی نصف رکھ چھوڑیں۔ دوسرے وقت کام آئے گی لیکن سوچا کہ یہ تو امر توکل کے خلاف ہے۔ اس واسطے باقی نصف کسی کو جگا کر دیدیا۔ الہام ہوا۔ کہ اگر تو اس نصف کو رکھ لیتا تو ساری عمر اسی طرح روٹی ملتی۔ یہ ایک امتحان تھا۔ جس میں تو کامیاب ہو گیا ہے۔ صبح سویرے لوگوں کو خیال آیا۔ کہ حضرت صاحب کو کس نے کھانا کھلایا ہے۔ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے شہر میں اس کا چرچا ہوا بڑے بڑے لوگ معذرت کرنیکو آئے۔ فرمایا تمہارا قصور نہیں۔ یہ ایک حکمت الٰہی تھی۔

جدید شیخ الاسلام آستانہ کے اخبارات مظہر ہیں کہ شیخ موسیٰ کاظم جو دار الامرا کے ایک ممبر ہیں۔ جدید شیخ الاسلام مقرر کئے گئے ہیں۔ خدا ان کو اسلام و مسلمین کی دینی خدمت بجالانے کی توفیق بخشے۔

شیخ الاسلام نے مسند مشیخت پر متمکن ہوتے ہی تمام عثمانی ولایاتمیں اعلان کر دیا ہے کہ ہر دینی و ملکی عہدہ دار جو شیخ الاسلام کے ماتحت ہے شرعی احکام اور نظامی قوانین میں مطابقت قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر اس امر میں اس سے ذرا بھی فرو گذاشت ثابت ہوئی تو ذمہ وار ہوگا۔

سابق شیخ الاسلام کے مستعفی ہونیکی وجہ ونزلا کے ساتھ اختلاف رائے بیان کی گئی ہے اور بعض یونانی اخبارات مظہر ہیں کہ مقدونیہ کے گرجاؤں کے متعلق جو تجویز پیش ہوئی تھی۔ اس کو اس استعفا میں بڑا دخل ہے۔

جدید شیخ الاسلام تمام علمائے عثمانیہ میں سے زیادہ حریت پسند اور لبرل خیال کے آدمی ہیں۔ تقریر کرنے میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے ہیں۔ وسعت نظر اور تیزی فکر میں ممتاز ہیں۔ شرع اسلام کے اعلیٰ درجہ کے فاضل اور قانون میں ایک نکتہ شناس ہیں کئی سال تک آستانہ کے قانونی کالج میں علوم شرعیہ کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ آجکل انکی عمر تقریباً ساٹھ برس کی ہے۔ حریت کی تائید میں جو پر زور آرٹیکل ان کے قلم سے نکل چکے ہیں۔ انکی وجہ انکی دھاک بندھ چکی ہے۔ داماد پاشا نے جب ہاؤس آف لارڈز میں تجویز پیش کی تھی کہ جلالت مآب سلطان المعظم کا اقتدار قوم کی بہ نسبت زیادہ ہونا چاہئے تو ممکن تھا کہ اس تجویز سے دستور کی بنی بنائی عمارت تباہ ہو جاتی۔ مگر شیخ موصوف نے کھڑے ہو کر بڑی صفائی اور خوش بیانی سے ثابت کر دیا کہ شرع اور قانون دونوں کی رو سے قوم کا اقتدار سلطان سے بڑھکر ہے۔ پریذیڈنٹ نے ان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اور کہا کہ اس مسئلہ میں کوئی بحث شروع نہیں کیگئی مگر شیخ ممدوح نے بڑی جرأت اور استقلال سے کہا کہ اس موضوع پر بحث کرنیکا مجھے حق حاصل ہے تاکہ عام لوگوں کے خیالات میں جو اس کے متعلق ایک بے چینی پائی جاتی ہے اور وہ رفع ہو جاوے۔ اس روز سے شیخ موصوف کے زور طبع اور اخلاقی شجاعت کا لوہا ہر شخص مانتا ہے (اللواء)

تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دراصل ایک بورڈنگ سکول کی نوعیت اختیار کررہا ہے۔ اور کچھ عجب نہیں کسی وقت اسے بالکل ہی بورڈنگ سکول بنادیا جاوے۔

ہمارا یہ قومی مدرسہ آجکل تعطیلات موسمی کی وجہ سے بند ہے اور یکم ستمبر ۱۹۱۶ء کو انشاء اللہ العزیز کھلجاویگا بعض طالبعلموں کو ان ایام تعطیلات میں مدرسہ کی ضرورت کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کیگئی ہے۔ ایسے طلباء کو رسید کی کتابیں دیدی گئی ہیں۔ یہ توقع کرنا بے موقعہ نہیں کہ ہماری قوم ان نوجوانوں کی ہمت افزائی کرنے میں فیاضی سے کام لے گی۔ جو اس کے پاس صورت سوال پہونچیں گے۔ نوجوان طالبعلموں کو سکول کے لئے چندہ جمع کرنے کی ترغیب دینا دراصل انہیں قومی کاموں کے ساتھ ایک دلچسپی اور مذاق پیدا کرنے کی تحریک کرنا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے مدرسہ میں یہ طریق جاری ہے ان طالبعلموں کی مستقل رپورٹ مدرسہ کے کھلنے پر شاید پبلک ہوسکے۔ اگرچہ میرا خیال ہے۔ کہ بہتر ہوتا کہ وہ ساتھ ہی ساتھ چھپتی رہتی۔ طلباء کے انتظام وصولی چندہ کو زیادہ مفید اور مضبوط بنانے کی بھی ضرورت ہے مگر اب اس کے متعلق جو ہدایت دی جاسکتی ہے وہ بعد از وقت ہے۔ آیندہ انشاء اللہ العزیز ہماری زندگی میں ایسا موقعہ آیا تو ناظمان مدرسہ کی خدمت میں عرض کیا جائیگا۔

اس وقت میں جو امر پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مدرسہ کے بورڈنگ ہوس کے متعلق ہے۔ اب جبکہ بورڈروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور رخصتوں کے ختم ہونے پر پہلے سے زیادہ طلباء کے آنے کی امید کی جاتی ہے۔ میرا چند ضروری باتوں کا عرض کردینا بے محل نہیں ہوگا۔ بورڈنگ ہوس میں مکانات کی قلت نے مجلس ناظم کو جدید بورڈنگ ہوس کی تعمیر کو نہایت سرعت سے طیار کردینے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور جدید عمارتیں پوری گرمی سے طیار ہورہی ہیں اگرچہ موسم برسات اس کام میں کچھ نہ کچھ روک ڈال رہا ہے۔ تاہم کام بڑی تیزی سے ہورہا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ کئی کمرے طیار ہوسکیں گے۔ اور اگر بورڈنگ ہوس کو طبی طور پر ان جدید التعمیر کمروں میں ان کے خشک ہونیسے پہلے منتقل کردینے میں کوئی ہرج ہوا۔ تو امید کی جاتی ہے کہ یکم ستمبر کو بورڈنگ ہوس کا بہت بڑا حصہ باہر چلا جائے گا۔

ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام میں جو خصوصیت بورڈنگ ہوس کی ہے وہ دوسرے سکولوں میں پنجاب بھر میں نہیں ہے اس لئے کہ بورڈنگ ہوس میں اخلاقی تربیت اور نگرانی کا انتظام نہایت مستحکم کیا جارہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اچھے نگران اور ناظم بورڈنگ ہوس کو ملے ہوئے ہیں۔ ٹیٹوریل سسٹم جسکے لئے میں نے سکرٹری صاحب کو ایک وقت توجہ دلائی تھی۔ اور انہوں نے اسے تجربۃً جاری کیا ہے۔ اب غالباً مستقل طور پر قایم رکھا جائیگا۔

طلباء کی اخلاقی تربیت اور نگرانی کی راہ میں جو بات سدراہ ہوا کرتی ہے۔ وہ ان کی فضول خرچی اور بازاری چیزوں کے کھانے کا شوق اور عادت ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ اپنے درس میں قریباً ہر روز نہیں تو ہفتہ میں ایک دو مرتبہ ضرور ایسی باتوں کی شناعت بیان کرتے ہیں۔ جو طلباء کے اخلاق کو بگاڑنے والی ہوں۔

مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ بعض طلباء کے والدین بورڈنگ ہوس کے انتظام میں ایک قسم کی رخنہ اندازی کرتے ہیں جو سخت ناپسند کرنے کے قابل امر ہے۔ شاید بعض لوگ یہ نہ سمجھ سکیں کہ وہ رخنہ اندازی کس طرح پر کرتے ہیں۔ اس لئے میں اس کو کھولنا چاہتا ہوں۔

بورڈنگ ہوس میں رہنے والے بعض طلباء اپنے والدین کو جو آسودہ حال ہوتے ہیں۔ لکھدیتے ہیں کہ ہمیں جیب خرچ ہماری مرضی کے موافق نہیں ملتا۔ یا کم ملتا ہے۔ تو وہ بورڈنگ ہوس کے ناظم کی بجائے تعریف کرنے اور اس کے شکر گذار ہونے کے شکایت کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ

ہمارے بچے کو جو مانگے دو

یہ اصل خطرناک اور طلباء کی اخلاقی زندگی کے لئے زہر قاتل ہے

جیب خرچ میں پوری آزادی اور کثرت طلباء کے اخلاق کو بہت بری طرح بگاڑنیکی خاصیت رکھتی ہے۔ ان میں فضول خرچی اور چٹوراپن کی قوتوں کو نشو ونما پانے کا موقعہ دیتی ہے۔ اور پھر اس سے شرمناک برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس ایسے والدین کی خدمت میں یہ التماس کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہ اگر وہ اپنے بچوں کی پرواہ نہیں کرنا چاہتے۔ تو کم از کم دوسرے بچوں پر رحم کریں۔ اور تعلیم الاسلام ایسی قومی انسٹیٹیوشن کی اس عزت اور شہرت کو جو اسکی اخلاقی نگرانی اور تربیت کے متعلق ہے قایم رہنے دیں۔ ان کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ ناظمان مدرسہ کے انتظام میں دخل دیں۔ بلکہ اُن کا فرض یہ ہے کہ ناظمان مدرسہ کو انتظام میں مدد دیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام جس قسم کے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے وہ اسی کے انتظام اور قایم کردہ اصولوں اور ضوابط کی پابندی سے ہونگے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا و مدرسہ کے ناظم ہمیشہ اس خیال میں ہیں۔ کہ طلباء میں **اخوت اور وحدت** کے نقش گہرے طور پر پیدا کیے جاویں۔ اور انہیں اپنی آیندہ زندگی میں۔ ایک مفید افراد قوم بنانے کی کوشش کی جاوے۔ اور اقتصاد کے پہلو کو نظر انداز نہ کیا جاوے۔ اسلئے عالی حوصلہ والدین اس روپیہ کو جو وہ بچوں کے جیب خرچ پر صرف کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مدرسہ کی دوسری ضروریات پر خرچ کرنے کے لئے وسعت حوصلہ سے کام لیں تو شاید زیادہ مفید ہو۔ میں نے ناظمان بورڈنگ کو اس تجویز کی طرف متوجہ کیا ہے کہ بورڈروں کے جیب خرچ کی رقم کو قطعاً بند کیا جاوے۔ اور انہیں اپنے ہاتھ سے اشیاء خریدنے کا موقعہ نہ دیا جاوے۔ بلکہ اُن کی ضروریات کو بورڈنگ ہوس

اس طرح پورا کرے۔ جس طرح ان کے کھانے اور پینے کی اشیاء کو کرتا ہے۔ مثلاً یہ ضرورت نہیں کہ ہر ایک بورڈر دو۔ دو پیسہ کے آم لیتا پھرے یا اور موسمی پھلوں کے پیچھے پھرے۔ بلکہ بہتر ہوگا۔ کہ موسمی میوہ جات بھی اکٹھے ہفتہ میں ایک دفعہ یا دو مرتبہ تمام طلباء کو اکٹھے دیئے جایا کریں۔ اسی طرح دوسری چیزوں کا انتظام ہو جاوے اور غالباً ناظمان بورڈنگ ہوس ایسا کریں گے۔ اس سے ناظمان بورڈنگ ہوس کا جس قدر وقت لڑکوں کو پیسے دینے میں گذرتا ہے۔ وہ بہتریں انتظام میں صرف ہوگا الغرض بورڈروں کے والدین کو کلّی طور پر ان قواعد کی پابندی کرنی چاہیئے۔ جو بورڈنگ ہوس کے انتظام کی بہتری اور بھلائی کے خیال سے وقتاً فوقتاً جاری کئے جاویں۔ ان میں کوئی خصوصیّت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے *

انسداد ہیضے کیلئے مناسب تدابیر

متعدد تجربہ کاروں اور فاضل لوگوں نے ہیضے کے دفعیہ کے واسطے مندرجہ ذیل تدبیریں بتلائی ہیں آجکل ہر جگہ ہیضہ وبائی نہیں ہے۔ اکثر موقوں پر غلطی بھی ہیضہ ہوتا ہے۔ اور اکثر فتور ہضم سے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اور دست و قے آنے لگتے ہیں۔ اور ہیضے کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مگر ذیل کی تدبیر سے ہر قسم کے ہیضے کا انسداد ممکن ہے۔

صفائی ہو۔ (۱) مکان میں صاف ہوا اور صاف۔ روشنی کا انتظام کیا جائے۔

(۲) گوشت۔ ترکاری۔ میوے۔ جہاں فروخت ہوتے ہوں۔ وہاں جراثیم کو ہلاک کرنیوالی ادویہ ڈالی جائیں۔ تاکہ ہیضے کے کیڑے مر جائیں۔ اور ہوا کی صفائی کی غرض سے گندہک لوبان وغیرہ کی دہونی دیجاوے۔ نالیوں۔ موریوں۔ پاخانوں مذبحوں میں اجرام کے ہلاک کرنے والی ادویہ ڈالی جائیں *

(۳) کہ ہیضے کے کیڑے مارنے اور ہوا اور پانی کے صاف کرنے میں قلعی (چونا) کو بڑا دخل ہے اور تجربہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جہاں ضرورت ہو۔ چونے سے ڈس انفکٹ کیا جائے اور اس کی تدبیر یہی ہے کہ مذبح اور پاخانے موریوں نالیوں۔ اور ترکاری فروشوں۔ حلوائیوں۔ قصائیوں کی دوکانوں میں چونا بھجوا دیا جائے۔ چونے سے ٹپکایا ہوا پانی استعمال کرنا کہ جیسا گہروں کے فلٹر سے ٹپکایا جاتا ہے۔ مُفید ہوتا ہے۔

(۴) جہاں کوڑا کرکٹ ہو۔ گندگی ہو۔ اون مقامات کو صاف کر کے ان میں چونا ڈلوایا جائے۔ جہانتک ممکن ہو چونا قلعی کا عمدہ اور تازہ ہو۔ اور یہ ہیضے کیلئے دو دوائیں تجربہ سے مفید ثابت ہو چکی ہیں۔ سعوبہ ہیں اگر قے میں مادہ غذائی نکلتا ہو تو سکنجبین گلاب سے خوب قے کراویں۔ تاکہ فاسد مادہ بالکل نہ رہے اس کے بعد یہ گولی کھائیے۔

(۱) ہینگ ۲ ماشہ۔ مرچ سرخ ۲ ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ افیون ۱۰ ماشہ۔ سب کو خوب باریک کر کے گولیاں چنے کے برابر بنائیں۔ اور ایک گولی کھلائیں جوان کو دو گولیوں تک کھلائیں۔ اگر پیاس معلوم ہو تو گلاب آدھ آدھ پاؤ پانی ملا کر رکھ لیں۔ دو دو گھونٹ پلائیں *

(۲) درخت مدار کی جڑہ کے اندر کی چھال ایک تولہ مرچ سیاہ ایک تولہ۔ لونگ ایک تولہ۔ خوب باریک پیس کر گولیاں چنے کے برابر بنائیں۔ ایک ایک گولی۔ ایک ایک گھنٹے کے بعد عرق بادیان یا عرق گلاب کے ساتھ دیں۔

(۳) یہ گولی تمام قسم کے ہیضوں کو مفید ہے چاہے وبائی ہو۔ چاہے کسی قسم کا ہو۔ مدار کی کلی ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۳ تولہ۔ نمک کھانیکا ۲ تولہ۔ لونگ مسلم ۹ ماشہ۔ نوشادر اُڑا ہوا۔ ۹ ماشہ۔ کلی چونے کی ۳ ماشہ۔ افیون ۱۰ ماشہ۔ ایک روز ادہرک کی پانی میں کھرل کریں اور خشک کریں۔ پھر لیموں کے پانی میں کھرل کر کے گولیاں چنے کے برابر بنا لیں۔ چھوٹے لڑکوں کو ایک ایک گولی۔ جوانوں کو دو گولیاں کھلائیں۔ پیاس غالب ہو تو ترکیب مندرجہ بالا کے مطابق گلاب اور پانی ملا کر پلائیں۔

غذائیں ہلکی غذائیں کھائیں۔ جب تک گوشت کیطرف سے اطمینان نہ ہو کہ صاف ہے۔ اُسے نہ کھائیں۔ صرف دال روٹی کھائیں۔ سرکا۔ پیاز۔ کاغذی لیموں کا استعمال رکھنا چاہیئے۔ رات کو زیادہ جاگنا۔ رات کو آم یا ثقیل چیزوں کا استعمال آجکل بہت مضر ہے *

سوڈا واٹر کا استعمال پانی کی جگہ زیادہ مفید ہے خصوصاً برف کے ساتھ *

اگر ان تدابیر سے عمدگی کے ساتھ کام لیا جاوے تو ہیضہ جیسی وبائی مرض میں یقیناً کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ لوگوں کو ان تدابیر پر عمل کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی (روزانہ پیسہ)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ۔ کی طبیعت علی العموم اچھی رہی۔ مگر بعض اوقات آپ کی طبیعت ناساز رہی۔ آپ کو سر درد۔ اور اسہال۔ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔ اور عرصہ دراز تک آپ کے فیوض سے اسلام۔ اور اہل اسلام کی تائید فرماوے۔ آمین

۲۔ حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہمہ وجوہ حمد الٰہی میں مصروف ہے۔

۳۔ یہ ہفتہ سخت بارشوں کا گذرا ہے۔ بارشوں کا سلسلہ لگاتار جاری ہے۔ سلسلہ کی عمارت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی صدمہ نہیں پہونچا۔ اہالیان قادیان کے بعض مکانات کو نقصان شدید پہونچا *

قادیان کے ارد گرد پانی ہے۔ اور آمد رفت کے راستہ قریباً بند *